AL-MISBAH
RESEARCH JOURNAL

Al-Misbah, **Vol. 3, No. 3**(2023),83-92
https://almisbah.info/

مسئلہ کفاءت میں علامہ سعیدی کا منفرد اسلوب استدلال

ALLAMA SAEEDI'S UNIQUE STYLE OF REASONING IN THE ISSUE OF EQUALITY

*Dr.Muhammad Ashfaq
**Dr. Muhammad Sarwar
***Dr.Ahmad Raza

ABSTRACT

The vastness of the Quran and Hadith is limitless, and their wisdom transcends enumeration. From the era of the Companions to the present day, scholars and virtuous individuals have continued to dive into this ocean of knowledge and attain invaluable treasures. Indeed, only those whom Allah Almighty has blessed with knowledge, wisdom, and understanding can perform this task and they are distinguished from others. Allama Saeedi is counted among individuals who have utilized their juristic insight in various matters and presented individual opinions. A unique feature of his books is that they encompass all important issues of the contemporary era in a systematic manner, conducting thorough research and investigation with clarity and presenting the evidence and arguments in a simple and accessible style. Therefore, in the article, Allama Saeedi's distinctive method of argumentation and his stance will be presented in light of the specific issue of "Mas'alah Kifa`t.

***Key Words**: Kifa`t, style of reasoning, guardian's permission، Annulment of marriage*

تعارف موضوع اور اہمیت:

قرآن کریم اور حدیث رسول کریم ﷺ سرچشمہ ہدایت بھی ہیں اور دستور انسانیت بھی قرآن وحدیث کی وسعتیں لامحدود اور حکمتیں شمار سے باہر ہیں۔ دور صحابہ سے عصر حاضر تک صاحبانِ علم وفضل قرآن وحدیث کے اس سمندر میں غوطہ زنی کر کے علمی جواہرات کا حصول ممکن بناتے رہے۔ قرآن وحدیث کے اس عظیم سمندر سے علم ومعرفت کے موتی چننا اور عوام الناس کی راہنمائی کے لیے انہیں پیش کرنا یہ معمولی کام نہیں ہے۔ یقیناً یہ کام وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ علم ومعرفت اور حکمت عطا فرماتا ہے اور انہیں دیگر لوگوں سے ممتاز کر دیتا ہے۔ یہی صاحبانِ علم وفضل جب قراان وحدیث کے اس عظیم ذخیرہ میں ورق گردانی کرتے ہیں تو کچھ ایسے نکات اور مسائل بھی سامنے آتے ہیں جن کا تصور اس سے پہلے موجود نہیں ہوتا یا پھر ان کا تذکرہ اس انداز میں موجود نہیں ہوتا۔ ہر دور میں ایسی

* Director Al-Qurtaba Institute, Pakistan Islamic Centre Rotterdam, The Netherlands.
** Assistant Professor UVAS Lahore.
***Assistant Professor Institute for Art and Culture, Lahore.

ہستیاں موجود رہی ہیں جنھوں نے اپنی فکری واجتہادی بصیرت سے نئی راہیں کھولی ہیں اور لوگوں کے لیے ہر دور میں اسلام کو قابل عمل بنایا ہے علامہ سعیدی بھی ان میں سے ایک ہیں جنھوں نے بہت سے مسائل میں فقہی بصیرت کا استعمال کرتے ہوئے انفرادی رائے اختیار کی۔

مسئلہ کفاءت کی تحقیق:

علماء کے درمیان مختلف فیہ مسائل میں سے ایک معرکۃ الآراء مسئلہ یہ ہے کہ کفو کے غیر میں لڑکی نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ بعض علماء کے نزدیک غیر کفو میں خواہ لڑکی اور اس کے اولیاء کی اجازت سے ہو، حرام ہے گویا ایسا نکاح زنا ہی ہے۔ جبکہ بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ دینداری کے علاوہ کسی قسم کی کوئی کفاءت نکاح میں شرط نہیں ہے۔ لہٰذا مسلمان مرد وعورت کا غیر کفو میں نکاح کرنا جائز اور درست ہے علامہ سعیدی کا بھی یہی موقف ہے چنانچہ اس ضمن میں پہلے کفو کی تعریف اور پھر علماء مانعین اور مجوزین کے دلائل پیش کیے جائیں گے۔

کفوٴ کی لغوی تحقیق:

ابن منظور افریقی کے نزدیک کفیٴ کا معنی ہے "نظیر"، کفاء کفوٴ اور کفایت کا بھی یہی معنی ہے۔ "لا کفاء له" کا معنی ہے "لا نظیر له کفاء" کا معنی ہے نظیر اور مساوی، "کفاءة فی النکاح" کا معنی ہے زوج کا عورت کے دین، نسب اور بیت وغیرہ میں مساوی ہونا۔

کفوٴ کی اصطلاحی تحقیق:

کفوٴ کا مطلب ہے ہم پلہ اور برابر ہونا کفوٴ میں چھ چیزوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے

۱. اسلام
۲. نسب یعنی کسی شخص کے جد اعلیٰ کا سید، شیخ، مرزا یا مغل ہونا یا جیسے کوئی حضرت ابو بکر کی اولاد سے ہے کوئی حضرت عمر کی کوئی حضرت عثمان کی اور کوئی حضرت علی کی
۳. تقویٰ اور دینداری
۴. حریت یعنی غلام نہ ہو
۵. مال و دولت
۶. صنعت و حرفت یعنی پیشہ۔[2]

علماء مانعین کا موٴقف، دلائل اور تجزیہ:

امام شافعی، جمہور فقہاء احناف اور حنابلہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ کفو کے غیر میں نکاح کے منعقد کے لیے اجازت ولی شرط ہے چنانچہ امام شافعی مسئلہ کفو پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" و ان کان الولی اقرب ممن دونه فزوج غیر کفاء باذنها فلیس لمن بقی من الاولیاء الذی هو اولی منهم رده لانه لا ولایة لهم معه قال ولیس نکاح غیر الکفاء محرما فاردوه بکل

حال انما هو نقص علی المزوجة والولادة فاذا رضیت المزوجة و من له الامر معا بالنقص لم اردہ"[3]

ترجمہ: "جب قریبی ولی لڑکی سے اجازت لے کر کفو کے غیر میں نکاح کردے تو وہ دیگر اولیاء اسے مسترد کرنے کا حق نہیں رکھتے جن کی بہ نسبت یہ قریبی ولی ہے اس لیے کہ اس کے مقابلے انہیں ولایت کا حق نہیں ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ نے کہا کہ کفو کے غیر میں نکاح حرام نہیں کہ مطلق طور پر رد کردیا جائے۔ غیر کفو کی وجہ سے لڑکی اور اس کے ولیوں کے لیے عیب ہے اور جب وہ اس عیب کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں تو میں اس نکاح کو رد نہیں کروں گا۔"

امام عبدالوہاب شعرانی شافعی لکھتے ہیں:

"و من ذلک قول الائمة الثلاثة انه اذا اتفق اولیاء والمرأة علی نکاح غیر کفاء صح مع قول احمد انه لا یصح"[4]

ترجمہ: "ائمہ ثلاثہ یہ کہتے ہیں کہ جب لڑکی اور اس کے ولی رضامند ہوں تو کفو کے غیر میں نکاح درست ہے اور احمد بن حنبل کے قول کے مطابق درست نہیں ہے۔"

امام شعرانی نے امام احمد کا مذہب پورا نقل نہیں کیا۔ امام احمد کے اس مسئلہ میں دو مختلف اقوال ہیں، صحیح یہ ہے کہ جب لڑکی اور اس کے تمام ولی کفو کے غیر میں نکاح پر راضی ہوں تو نکاح صحیح ہے۔ مسئلہ کفو کے متعلق فقہائے احناف کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں:

علامہ شمس الدین سرخسی لکھتے ہیں:

"(قَالَ:) وَإِذَا تَزَوَّجَتْ الْمَرْأَةُ غَيْرَ كُفْءٍ فَرَضِيَ بِهِ أَحَدُ الْأَوْلِيَاءِ جَازَ ذَلِكَ، وَلَا يَكُونُ لِمَنْ هُوَ مِثْلُهُ فِي الْوِلَايَةِ أَوْ أَبْعَدُ مِنْهُ أَنْ يَنْقُضَهُ إلَّا أَنْ يَكُونَ أَقْرَبَ مِنْهُ فَحِينَئِذٍ لَهُ الْمُطَالَبَةُ بِالتَّفْرِيقِ"[5]

ترجمہ: "امام محمد کہتے ہیں کہ جب عورت کفو کے غیر میں نکاح کرلے اور اس کے ولیوں میں سے کوئی بھی رضامند ہو تو نکاح جائز ہے اور اس جیسا یا اس سے دور کا ولی اس نکاح کو ختم کرنے کا اختیار نہیں رکھتا ہاں! اگر زیادہ قریبی ولی کا اختلاف ہو تو وہ جدائی کا مطالبہ کرسکتا ہے۔"

قاضی خان میں بھی بعینہ یہی لکھا ہے[6] جب کہ ہدایہ[7]، فتح القدیر[8] اور کفایہ[9] میں بھی اسی کی تائید ہے۔ فقہائے حنبلیہ کا راجح قول نقل کرتے ہوئے ابن قدامہ حنبلی کہتے ہیں:

"ہمارے نزدیک ولیوں کی رضامندی لازم ہے اگر قریبی ولی مثال کے طور پر باپ نے کفو کے غیر میں نکاح کردیا اور بھائی اس پر راضی نہیں تو وہ نکاح فسخ کروانے کا حق رکھتے ہیں۔"[10]

حسب ذیل احادیث اور آثار میں کفو کا اعتبار کرنے کے دلائل ہیں۔علامہ ہیثمی نقل کرتے ہیں کہ صحابی جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: عورتوں کا نکاح صرف ان کے کفو میں کیا جائے اور ان کا نکاح صرف ان کے اولیاء کریں اور ان کا مہر دس درہم سے کم نہ ہو۔ اس روایت کو ابو یعلیٰ نے نقل کیا ہے اور اس کی سند میں راوی مبشر بن عبید ہے اور وہ متروک یعنی ضعیف ہے۔"[11] صاحب ہدایہ اور دیگر فقہاء نے اعتبار کفو کے سلسلے میں اسی حدیث کو ذکر کیا ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ اور حافظ زیلعی نے بھی اس کی صراحت کی ہے۔[12] امام حاکم نیشاپوری روایت کرتے ہیں:

> "سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کے لیے رشتہ پسند کرو خود بھی کفو میں نکاح کرو اور کفو میں رشتہ دو عکرمہ بن ابراہیم نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔"[13]

اگرچہ حاکم نیشاپوری نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے لیکن تصحیح حدیث میں حاکم کا تساہل مشہور ہے۔ علامہ ذہبی کہتے ہیں کہ یہ روایت حارث سے مروی ہے اور وہ متہم ہے اور عکرمہ نے اس کی متابعت کی ہے اور اس کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔"[14]

علماء مجوزین اور علامہ سعیدی کا مؤقف

علامہ سعیدی لکھتے ہیں:

> " قرآن، احادیث اور صحابہ سے یہی ثابت ہے کہ نکاح میں اصلاً کفو کا اعتبار نہیں ہے۔ حضرت عمر، حضرت ابن مسعود، عمر بن عبد العزیز، سفیان ثوری اور ابن سیرین، امام مالک اور فقہاء احناف میں سے امام ابو الحسن کرخی، امام ابو بکر جصاص اور مشائخ عراق کا یہی مسلک ہے اور یہی حق اور صواب ہے۔"[15]

علامہ سعیدی کا انداز تحقیق:

علامہ سعیدی نے اس مسئلہ میں تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ شرح صحیح مسلم جلد ثالث میں (صفحہ ۹۶۴ سے لے کر ۹۹۲ تک) تقریباً ۲۹ صفحات پر اور اسی جلد کے آخر میں بطور ضمیمہ کے تقریباً ۲۴ صفحات پر اور چھٹی جلد میں (صفحہ ۱۰۲۳ سے لے کر ۱۱۰۶ تک) تقریباً ۸۳ صفحات پر تفصیلی بحث موجود ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق میں علامہ سعیدی نے کئی عناوین پر بحث کی ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

کفوٗ کا لغوی معنی، کفوء کا اصطلاحی معنی، کفو کی تحقیق، قرآن مجید سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت، احادیث سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت، آثار صحابہ و تابعین سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت، رسول اللہ ﷺ کے نسب کی سادات اور اشراف کے ساتھ خصوصیت کی تحقیق، سادات لڑکیوں کا غیر سادات سے نکاح کا جواز ازروئے آحادیث و آثار، اعتبار کفو میں آحادیث و آثار، احادیث کفو کی فنی حیثیت، کفو میں فقہائے حنابلہ کی رائے، کفو میں مالکیہ کی رائے، کفو میں فقہاء شافعیہ کی رائے، کفو میں فقہاء حنفیہ کی رائے، نوادر کی روایت سے غیر کفو میں نکاح کے بطلان پر استدلال کی تحقیق، مسئلہ کفائت میں مصنف کا موقف۔

علامہ سعیدی کے دلائل اور تجزیہ:

[۱] علامہ سعیدی نے اپنے موقف کے اثبات میں قرآن کی درج ذیل آیات سے استدلال کیا ہے:

" وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ"[۱۶]

ترجمہ:" اور ان (حرام کردہ عوتوں) کے علاوہ سب عورتیں تمھارے لیے حلال کر دی گئیں۔"

" فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ"[۱۷]

ترجمہ:" توان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں، دو دو اور تین تین اور چار چار۔"

" وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ"[۱۸]

ترجمہ:" اور تم (ایمان والی عورتوں کو) مشرکین کے نکاح میں نہ دو یہاں تک کہ وہ (مشرکین) ایمان لے آئیں اور بے شک مومن غلام شرک کرنے والے آزاد سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمھیں اچھا لگے۔"

" فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ"[۱۹]

ترجمہ:" پھر اگر شوہر بیوی کو (تیسری) طلاق دیدے تو اب وہ عورت اس کیلئے حلال نہ ہو گی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔"

" وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ"[۲۰]

ترجمہ:" اور تم اپنے (آزاد) مردوں اور عورتوں میں سے ان کا نکاح کر دو جو بے نکاح ہوں اور اپنے صلاحیت رکھنے والے غلام اور باندیوں کا۔"

" وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ"[۲۱]

ترجمہ:" اور ان سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں جب ان کے مہر تم ادا کرو۔"

"وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا"[۲۲]

ترجمہ:" اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو اُنہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔"

" أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ"[۲۳]

ترجمہ: "کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں جیسا کر دیں گے۔ کیا ہو گیا تمھیں تم کیسا فیصلہ کرتے ہو۔"

" فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى "[۲۴]

ترجمہ: "تو تم اپنی پاکبازی نہ جتاؤ وہ پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے۔"

" إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ"[۲۵]

ترجمہ: "بیشک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے۔"

"وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ"[۲۶]

ترجمہ: "اور عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کے لیے ہے۔"

علامہ سعیدی نے ان آیات کو پیش کر کے ہر ایک کے ضمن میں مستند تفاسیر اور دیگر کتب حدیث و اصول کی روشنی میں مفصل تشریح اور وجہ استدلال تحریر فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ سعیدی کی بحث کا یہ حصہ (قرآن حکیم سے استدلال) ۳۲ ماخذات کی روشنی میں ۲۸ صفحات پر محیط ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ شارح کے علاوہ دیگر مجوزین نے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر صرف "ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم" سے استدلال کیا ہے اور بعض نے سورۃ الاحزاب کی ذکر کردہ آیت کے شان نزول سے استدلال کیا ہے جبکہ شارح نے اپنی تحقیق اور تتبع سے ۹ آیات کا اضافہ کر کے کل گیارہ آیات مبارکہ سے اپنے موقف کو ثابت کیا ہے۔

۲) علامہ سعیدی نے اپنے موقف کے اثبات میں ۶ صحیح احادیث ایسی پیش کی ہیں جن میں عہد رسالت میں کیے گئے غیر کفوء میں نکاح کا بیان موجود ہے نیز مختلف عنوانات کے تحت ایسی پندرہ احادیث جمع کی ہیں جن سے کفاءت کا غیر معتبر ہونا ثابت ہوتا ہے چنانچہ علامہ سعیدی نے جن احادیث سے استدلال کیا ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

امام عبد الرزاق روایت کرتے ہیں۔

"عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْكَحْتُ الْمِقْدَادَ، وَزَيْدًا لِيَكُونَ أَشْرَفُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَحْسَنَكُمْ إِسْلَامًا، أَنْكَحَ الْمِقْدَادُ ضُبَاعَةَ ابْنَةَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَنْكَحَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، وَكَانَ الْمِقْدَادُ قَدْ أَصَابَهُ سِبَاءٌ-"[۲۷]

ترجمہ: "شعبی نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں نے مقداد اور زید کا نکاح کیا تاکہ جو اللہ کے نزدیک مرتبہ والے ہیں وہ تمھارے نزدیک بہترین مسلمان ہیں۔ حضرت مقداد کا نکاح حضرت زید بن

عبد المطلب کی لڑکی ضباعہ سے کیا اور زید بن حارثہ کا نکاح زینب بنت جحش سے کیا۔ مقداد دشمنوں کی قید میں رہ چکے تھے۔"

حضرت مقداد بن عمر حضر موت کے رہنے والے تھے بچپن میں مختلف ہاتھوں میں پرورش پائی نوجوانی میں اسود بن عبد یغوث نے بیٹا بنالیا۔ اسی وجہ سے مقداد بن اسود کہلائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چچازاد بہن ہاشمی خاتون کا نکاح ایک غیر قرشی، غریب الدیار نوجوان سے حسب و نسب اور کفو کا خیال کیے بغیر کر دیا۔ کیونکہ آپ کے نزدیک وہ اچھا مسلمان تھا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ تھا۔ اور اپنی سگی پھوپھی زاد بہن زینب بنت جحش کا نکاح یمن سے لائے ہوئے ایک غلام کے ساتھ کر دیا اور حسب و نسب کی عظمت کے سارے اصول اور پیمانے بدل ڈالے۔ امام بیہقی نے بھی اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام بخاری نے بھی اس حدیث کو صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۶۲ میں بیان کیا ہے۔[۲۸]

صحابہ کے آثار و تابعین سے استدلال

امام بخاری نقل کرتے ہیں:

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبَنَّى سَالِمًا، وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ"[۲۹]

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ بن ربیعہ بن عبد الشمس کے بیٹے ابو حذیفہ غزوہ بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، انہوں نے سالم کو اپنا متبنیٰ بیٹا بنالیا، ابو حذیفہ نے سالم کے ساتھ اپنی سگی بھتیجی ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا، سالم ایک انصاری عورت کے غلام تھے۔"

یہ نکاح بھی غیر کفو میں کیا گیا کیونکہ آزاد قرشی خاتون کا نکاح ایک غلام سے کیا گیا۔ یہ حدیث سنن نسائی[۳۰] میں بھی ہے۔ اور یہ حدیث سنن بیہقی[۳۱] میں بھی ہے۔ امام عبد الرزاق روایت کرتے ہیں:

"عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: " مَا فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ غَيْرَ شَيْئَيْنِ: غَيْرَ أَنِّي لَسْتُ أُبَالِي أَيَّ الْمُسْلِمِينَ أَنْكَحْتُ، وَأَيَّهُنَّ نَكَحْتُ"[۳۲]

ترجمہ: "ابن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق فرماتے تھے کہ زمانہ جاہلیت کی صرف دو چیزیں میں نے باقی رکھی ہیں ایک یہ کہ میں کسی مسلمان کے ساتھ بھی رشتہ کروں مجھے اس میں عار نہیں دوسری یہ کہ کسی مسلمان عورت سے نکاح کر لوں مجھے اس میں عار نہیں ہے۔"

۳) علامہ سعیدی نے اپنے موقف کے اثبات پر مستند اور مستحکم دلائل کی روشنی میں ان سیدات کی مثالیں بھی دی ہیں جن کی سیادت کا اصلی اور بلا واسطہ ہونا سب کے نزدیک مسلم اور محقق ہے اور ان کے نکاح غیر فاطمی مردوں سے کیے گئے۔ چنانچہ بخاری عمدۃ القاری، المعارف

لابن قتیبہ، طبقات ابن سعد، تحقیق الحق للسید مہر علی شاہ، فتاویٰ رضویہ اور اہل تشیع کی الفروع من الکافی کے مکمل حوالہ جات کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ طبقاتِ ابن سعد، تہذیب التہذیب لابن حجر عسقلانی، الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ اور وفیات الاعیان لابن خلکان وغیرہا کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ حضرت امام حسین کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ کا دوسرا نکاح غیر فاطمی نوجوان عبد اللہ بن عمرو بن عثمان سے ہوا اور امام حسین ہی کی دوسری صاحبزادی سیدہ سکینہ کے یکے بعد دیگرے چار نکاح غیر فاطمی مردوں کے ساتھ کیے گئے اور جمہرۃ انساب العرب لابن حزم کی روشنی میں ثابت کیا کہ سیدنا امام حسن کی پانچ پوتیوں میں سے چار کا نکاح غیر فاطمی مردوں کے ساتھ ہوا۔

[۴] مانعین اپنے موقف پر جن احادیث اور آثار سے استدلال کرتے ہیں علامہ سعیدی نے ان تمام دلائل پر بحث فرمائی ہے۔ اور ابن حجر کی تہذیب التہذیب، علامہ عینی کی عمدۃ القاری، امام عبد الرحمٰن بن جوزی کی العلل المتناہیہ، امام زیلعی کی نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ، امام شمس الدین ذہبی کی تلخیص المستدرک، خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی کی اللالی المصنوعہ اور دیگر مستند کتب کی روشنی میں کم و بیش ۱۲ صفحات پر مشتمل بحث اور جرح فرما کر یہ ثابت کیا ہے کہ مانعین کی پیش کردہ احادیث اور آثار ہرگز اس بات کی صالح نہیں ہیں کہ ان سے نکاح غیر کفو کی حرمت اور عدم جواز پر استدلال کیا جاسکے۔

[۵] علامہ سعیدی نے زیر بحث مسئلہ سے متعلق ائمہ اربعہ علیہم الرحمہ کے بالتفصیل مذاہب بھی بیان فرمائے ہیں اور اس سلسلے میں مذاہب اربعہ کی جن امہات الکتب کا حوالہ دیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

مذہب احناف: المبسوط للسرخسی، فتاویٰ قاضی خان، ہدایہ، فتح القدیر، کفایہ، بزازیہ، خلاصۃ الفتاویٰ، مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر، الدر المتقی علی الملتقی، الدر المختار، تبیین الحقائق، شرح الکنز، فتاویٰ عالمگیری۔

مذہب شوافع: کتاب الام للامام الشافعی، المیزان الکبریٰ للشعرانی، روضۃ الطالبین للامام النووی۔

مذہب مالکیہ: المدونۃ الکبریٰ التنوخی۔

مذہب حنابلہ: المغنی لابن قدامہ۔

مذاہب اربعہ بیان کرنے کے ساتھ ہی علامہ سعیدی نے کم و بیش ۸ صفحات پر تفصیلی بحث کر کے مانعین کے اشکالات، ایرادات اور معارضات کو بھی دور کر دیا ہے جو فقہاء کرام علیہم السلام کی مختلف عبارات سے وارد کیے جاتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن، احادیث اور آثار صحابہ سے ثابت ہے کہ نکاح میں کفو کا کوئی اعتبار نہیں، حضرت عمر، حضرت ابن مسعود، عمر بن عبد العزیز، سفیان ثوری اور ابن سیرین، امام مالک اور فقہاء احناف میں سے امام ابو الحسن کرخی، امام ابو بکر جصاص اور عراق کے مشائخ کا یہی مسلک ہے اور یہی صواب اور حق ہے۔ امام شافعی جمہور فقہاء احناف اور امام احمد کا مختار قول یہ ہے کہ غیر کفو میں نکاح کے لزوم کے لیے اجازت ولی شرط ہے اور بعض ضعیف الاسناد احادیث اور آثار سے اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔

حوالہ جات:

[1] افریقی،علامہ جمال الدین، لسان العرب،(بیروت:دار صادر، ۲۰۱۰ء)،۱/۱۳۹۔

[2] ایضا۔

[3] شافعی، محمد بن ادریس، کتاب الام،(بیروت:دار المعرفت ۱۳۹۳ھ)، ۱۵/۵۔

[4] شعرانی،عبدالوهاب، المیزان الکبریٰ،(مصر:مطبعه مصطفیٰ البابی۱۳۵۹ھ) اشاعت اول ، ۲/ ۱۱۰۔

[5] سرخسی،محمد بن احمد ، المبسوط،(بیروت: دار المعرفة ۱۳۹۸ھ)اشاعت اول، ج--ص ۲۶/۵۔

[6] اوزجندی،حسن بن منصور، فتاویٰ قاضی خان علی هامش الهندیه ،(مصر: بولاق، ۱۳۱۰ھ)،۱/۳۵۱۔

[7] مرغینانی،علی بن ابی بکر،هدایه علی هامش فتح القدیر ،(سکھر: مکتبه نوریه رضویه، ۲۰۰۷ء)، ۳/۱۸۶۔

[8] کمال الدین ابن همام، علامه ،فتح القدیر ، (سکھر: مکتبه نوریه رضویه ۲۰۱۱ء)،۳/۱۸۶۔

[9] خوارزمی ،جلال الدین ،علامه، کفایه علی هامش فتح القدیر ،(سکھر: مکتبه نوریه رضویه، ۲۰۱۱ء) ،۳/۱۸۶۔

[10] ابن قدامه ،عبد الله بن احمد، المغنی ،(بیروت: دار الفکر ،بیروت،۱۴۰۵ھ)، ۲/۲۶-۲۷۔

[11] مجمع الزوائد و منبع الفوائد،(بیروت: دار الکتب العربی ۱۴۰۲ھ)،۴/۲۷۵۔

[12] ذ یلعی،جمال الدین، نصب الرایه، (دابیل: مجلس علمی)،اشاعت اول ، ۱۳۵۷ھ۳/۱۹۶۔

[13] نیشا پوری، محمد بن عبد الله، المستدرک ،(مکه: دار النشر والتوزیع)،۲/۱۶۳۔

[14] ذہبی،محمد بن احمد،تلخیص المستدرک،(مکه:دار الباز للنشر التوزیع)، ۲/ ۱۶۳۔

[15] سعیدی،علامہ غلام رسول،شرح صحیح مسلم،(لاہور فرید بک سٹال ۲۰۰۲ء،)۳/ ۹۹۱۔

[16] القرآن(۴:۲۴)۔

[17] القرآن(۴:۳)۔

[18] القرآن(۲:۲۲۱)۔

[19] القرآن(۲:۲۳۰)۔

[20] القرآن(۲۴:۳۲)۔

[21] القرآن(۶۰:۱۰)۔

[22] القرآن(۳۳:۳۶)۔

[23] القرآن(۶۸:۳۶-۳۵)۔

[24] القرآن(۵۳:۳۲)۔

[25] القرآن(۴۹:۱۳)۔

[26] القرآن(۶۳:۸)۔

[27] امام عبدالرزاق بن ہمام ، المصنف ،(بیروت:مطبوعة الکتب الاسلامی ۱۳۹۲ھ) ، ۶/ ۱۵۳۔

[28] شرح صحیح مسلم ۳/ ۹۷۰۔

[29] بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبدالله، صحیح بخاری، (بیروت:دار طوق النجاة ، ۱۴۲۲ھ)، ح: ۵۰۸۸۔

[30] النسائی، عبدالرحمٰن احمد بن شعیب ، امام ، سنن نسائی،(کراچی: نور محمد کارخانہ ۲۰۰۶ء)، ۲/ ۵۸۔

[۳۱] البیہقی ، ابو بکر احمد بن حسین ، امام ،سنن کبریٰ، (ملتان:نشرالسنۃ، م۲۰۰۷ء) ،۷/ ۱۳۷۔
[۳۲] المصنف ،ح: ۱۰۳۲۱۔